روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۳/۳۸ | ہفتہ ۲۰ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ، ۳۱ فتح ۱۳۶۷ہش، ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۹ فتح/دسمبر۔ سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب کی خدمت میں محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں۔

حضور آجکل صدسالہ جشنِ تشکّر کے سلسلے میں اہم منصوبوں کی دن رات نگرانی اور انکی جلد تر تکمیل میں کوشاں ہیں۔ احباب کرام پیارے آقا ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور عظیم الشان دینی مقاصد کی جلد اور بخیر و خوبی تکمیل کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا بھرپور فضل فرمائے۔ آمین۔

• میرے والد مکرم صوبیدار محمد شفیع صاحب دارالنصر غربی ربوہ کئی روز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ پہلے فضل عمر ہسپتال میں زیرِ علاج تھے اس کے بعد انہیں فیصل آباد علی ہسپتال لے گئے لیکن اب حالت زیادہ خطرناک ہونے کی وجہ سے لاہور شیخ زیدبن سلطان ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے احباب جماعت کی خدمت میں والدِ محترم کی کامل صحتیابی کیلئے خصوصی دعا کی تحریک کرتا ہوں۔

(نصیب انور۔ دارالنصر غربی ربوہ)

"یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔"

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقتِ مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سُبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لیے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لیے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ مَیں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل: اپنے نفس کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اسکی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ اُن سے قُرّۃ العین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم: پھر اپنے بچوں کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدّام بنیں۔

چہارم: اپنے مخلص دوستوں کیلئے نام بنام۔

پنجم: اور پھر اُن سب کیلئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۴-۵)

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی مصروفیات

• صدسالہ جشنِ تشکّر کے منصوبوں کی تکمیل کا آخری مرحلہ • ساڑھے پانچ ہزار خطوط کی آمد اور ان کے جوابات

• تحریکِ وقفِ نو میں ۱۲۰۰ بچوں کی شمولیت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کے قیام پر پہلی صدی مکمل ہونے پر جماعت کی طرف سے منائے جانے والے جشنِ تشکّر کی آمد کے پیشِ نظر دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے احیاءِ دین کیلئے جاری شدہ عظیم الشان منصوبوں کی جلد تکمیل میں مصروف ہیں۔ اور بنفسِ نفیس آپ ان منصوبوں کی نگرانی فرما رہے ہیں تاکہ صدی کی تکمیل سے پہلے پہلے دنیا کے زیادہ سے زیادہ ممالک میں احمدیت کا پودا لگایا جائے اور مضبوط جماعتیں قائم ہو جائیں چنانچہ ہر جماعت کے خصوصی ترقیاتی کاموں کے بارہ میں ساری دنیا کی جماعتوں کی طرف سے موصولہ رپورٹس کا خود مطالعہ فرما کر متعلقہ محکموں اور مشنوں کو ہدایات جاری فرماتے ہیں۔ اور یوں اللہ کے فضل و کرم سے تمام زیرِ تکمیل منصوبے پایۂ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔

ملاقاتیں

عرصہ زیرِ رپورٹ میں پاکستان اور برطانیہ

(باقی صہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ر فتح ۱۳۶۷ ہش ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء

پیارے امام کیساتھ خط وکتابت

بچپن سے سُنتے چلے آرہے ہیں اور یقیناً لوگ ہمارے بچپن سے بہت پہلے سے یہ بات کہہ رہے ہوں گے کہ خط آدھی ملاقات کے برابر ہوتا ہے۔ اور یہ بات ہے بھی ٹھیک۔ جب کسی کو خط لکھا جاتا ہے تو اسے اپنی نظروں کے سامنے رکھ کر بلکہ یوں لگتا ہے کہ پاس بٹھا کہ باتیں کی جا رہی ہیں۔ کتنا لطف آتا ہے۔ لکھتے ہی چلے جانے کو جی چاہتا ہے اور جب کسی اپنے کا خط آتا ہے تو یوں لگتا ہے کہ گھر میں بہار آگئی ہے۔ گویا وہ اپنا (جو کوئی بھی ہے) خود ہی چل کے آگیا ہو۔ اگرچہ ہم اسے جسمانی آنکھوں سے تو نہیں دیکھتے لیکن تصور کی آنکھیں اسے اپنے سامنے ضرور دیکھتی ہیں۔ اور اس طرح دل میں بشاشت پیدا ہوتی ہے اور اگر کوئی اپنا ہم سے بہت دور ہو۔ فاصلہ کے لحاظ سے۔ تو خط اور بھی مزہ دیتا ہے۔

اب بتائیے کہ ہم سب سے زیادہ کس سے آدھی ملاقات کرنی چاہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم سب کا جواب یہی ہوگا کہ اپنے پیارے امام سے ہم سب جب تک حضور سے پوری ملاقات نہیں کر لیتے آدھی ملاقات ہی کو ترجیح دیتے ہیں اور ہمارے دل اس یقین سے پُر ہیں کہ ہمارے خط پاکر ہمارا پیارا امام انتہائی خوشی محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور پُر نور کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور آدھی ملاقات کرتے کرتے ہم پوری ملاقات بھی کر سکیں۔

آیئے ہم سب جس قدر جلد جلد ممکن ہو حضور پُر نور کی خدمت اقدس میں خط لکھتے رہیں۔ اپنے لئے سعادت کا سامان فراہم کریں اور حضور پُر نور کے لئے قلبی راحت کا۔ اور پھر یقین جانیئے کہ جب حضور کی طرف سے خط ملے گا تو بشاشت کے ساتھ ہمارے دل کی کلی کھِل اٹھے گی۔ اور روحانی لذت سے ہمارے دل اور ہماری روح لبریز ہو جائیں گے۔

ان سب کو یکجان بنا دے
اور عظیم الشّان بنا دے
مولا اپنے ان بندوں کو
تو شرفِ انسان بنا دے

(ابوالاقبال)

خادمِ احمدیّت کا کردار

تُو خادم ہے تو وقفِ خدمتِ خلقِ خدا ہو جا
سراپا پیکرِ صدق و صفا، مہر و وفا ہو جا

گرفتارانِ ظلمت کے لئے نُور و ضیا ہو جا
اسیرانِ ضلالت کے لئے عینِ ہُدیٰ ہو جا

بھٹک جائے کوئی راہی تو اس کا رہنما ہو جا
جو تشنہ لب ہو اُس کے واسطے آبِ بقا ہو جا

مدد کر صدقِ دل سے ظالم و مظلوم دونوں کی
ضعیف و بیکس و بے آسرا کا آسرا ہو جا

جو یاس و حسرت و فکر و بلا و غم کے مارے ہیں
تُو ان کے ہر الم، ہر درد، ہر دُکھ کی دوا ہو جا

محبّت رکھ ہمیشہ صادقوں اور حق پرستوں سے
جنہیں نفرت ہے حق و صدق سے ان سے جُدا ہو جا

تمنّا ہے اگر دونوں جہاں میں سربلندی کی
خلوصِ دل سے شیدائے محمّد مصطفٰےؐ ہو جا

عداوت ہے محمدؐ سے جنہیں اُن سے عداوت رکھ
محبت ہے محمدؐ سے جنہیں اُن پر فدا ہو جا

اٹھائے سر کہیں گر جبر و استبدادِ فرعونی
وہاں پر تُو باذن اللہ موسیٰؑ کا عصا ہو جا

وہی ہے کام کا انساں جو کام آتا ہے انساں کے
تُو کام انسان کے آ کر اِک انساں کام کا ہو جا

اگر خواہاں ہے تُو دل سے حیاتِ جاودانی کا
تو اُٹھ اور دینِ حق کی راہ میں یکسر فنا ہو جا

فدا ہونا جہاں کے دلرباؤں پر نہیں خوبی
فدا جس پر جہاں والے ہوں تُو وہ دلربا ہو جا

خوشا قسمت تجھے سب اہلِ دل صدّیق کہتے ہیں
تُو اپنے نام کی مانند باصدق و صفا ہو جا

(محمد صدیق امرتسری مرحوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید نفسیات

فوبیا

فوبیا ـــــ ایک خوفناک مرض جو نامحسوس طریقے سے انسان کو کھوکھلا کر دیتا ہے اور اس کا ذہن اور جسم خود بخود اس موذی مرض کی موجودگی کا اظہار کرنے لگتے ہیں چنانچہ ہم انہیں خوف پر قابو پانے کے طریق کار سے آگاہ کرتے ہیں نیز ایسے مقامات پر جہاں وہ خوف محسوس کرتے ہوں ان کے ہمراہ چلتے ہیں۔ تاکہ ہماری موجودگی سے ان کی ڈھارس بندھی رہے اور بتدریج وہ اس فوبیا سے نجات حاصل کریں۔

ڈاکٹر شور سے کئی نشستوں کے بعد ایلین اس کے ہمراہ بند کمرے میں بیٹھنے پر رضامند ہو گئی۔ ایلین کو اطمینان تھا کہ اگر اس نے بے آرامی محسوس کی تو ڈاکٹر فوراً دروازہ کھول دے گی۔ اس طریق کار پر کئی دنوں تک مسلسل عمل کیا جاتا رہا۔ ایلین اور اس کی معالج کمرے میں بیٹھ کر دو سہیلیوں کی طرح دنیا و جہاں کی باتیں کرتیں اس کے بڑے اچھے نتائج برآمد ہوئے اور صرف دو ہفتے بعد ایلین تن تنہا بند کمرے میں رہنے پر رضامند ہو گئی۔ اس نے تمام وقت بڑے اطمینان اور سکون سے گزارا۔ رفتہ رفتہ وہ اپنے فوبیا کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئی۔

اس نے ان حالات کا جو پہلے اسے خوفزدہ کر دیتے تھے مقابلہ جاری رکھا۔ اور بتدریج اسے ہر قسم کے فوبیا سے نجات مل گئی۔ مکمل صحت یابی میں اسے ڈیڑھ برس لگا۔ اب وہ دوسرے انسانوں کی طرح آرام سے زمین دوز ٹرین میں سفر کرتی ہے۔ بسوں۔ ٹیکسیوں سینما گھروں۔ تھیٹروں۔ ریستورانوں۔ بند کمروں میں غرض کسی جگہ اسے کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوتا فوبیا سے نجات حاصل کر کے وہ پھر سے خوش و خرم فعال زندگی بسر کر رہی ہے۔

فوبیا کا علاج

فوبیا کے علاج میں کونسا طریق کار موثر ثابت ہوتا ہے اور کون سا نہیں۔ اس سلسلہ میں نیویارک کے سینٹ سینائی میڈیکل سکول کے ماہر نفسیات ڈاکٹر ایلین کہتے ہیں :-

"ـــــ ہر انسان کی شخصیت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے لہذا اس کا علاج اس کی انفرادی شخصیت کے مطابق کیا جاتا ہے۔ نفسیاتی میدان طب سے بے حد مختلف ہے۔ جہاں ایک ہی بیماری کے لئے سب کو ایک ہی دوائی دی جاتی ہے۔ چنانچہ نفسیاتی مریض کی شخصیت عادات واطوار وطریق زندگی۔ ذہنی میلانات اور وجہ مرض مدنظر رکھ کر علاج تجویز کیا جاتا ہے۔

جدید ترین تحقیقات کے باعث ماہرین نفسیات نے فوبیا کے علاج میں خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کر لی ہیں۔ اور مختلف طریق یا علاج کو مختلف نام دیئے گئے ہیں۔ ایلین کا علاج "حساسیت کا خاتمہ" کے تحت کیا گیا ایک اور طریق علاج "سیلاب" کے نام سے موسوم ہے۔ "حساسیت کا خاتمہ" قدرے سست علاج ہے اس کے برعکس "سیلاب" اپنے نام کے مطابق تیز رفتار علاج ہے۔ اس میں مریض کو فوبیا والی صورت حال کا تن تنہا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور اس سے فرار کے لئے اس کے سامنے کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ بالآخر مریض ذہنی وجسمانی دباؤ برداشت کرتے کرتے اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور یوں فوبیا سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک خاتون بلی کے فوبیا کا علاج کرانے آتی ہے۔ اسے رضامند کیا جاتا ہے کہ وہ بلی کے ساتھ بند کمرے میں کچھ وقت گزارے۔ ابتداء میں تو وہ از حد خوفزدہ رہتی ہے چیختی ہے۔ چلاتی ہے اور بیہوش بھی ہو سکتی ہے لیکن چند روز بعد اس کے لاشعور سے بلیوں کا خوف رفع ہو جاتا ہے۔ اور وہ صحت مند ہو جاتی ہے۔

یا پھر "برنٹو فوبیا" یعنی آسمانی بجلی کا خوف کی مثال لیجئے۔ اس فوبیا کا مریض ایک چھوٹے سے کمرے میں چند گھنٹوں میں تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کمرے میں کوئی کھڑکی یا روشندان نہیں ہوتا اور مصنوعی مائیکروفون کے نظام سے کمرے میں بارش اور بجلی کڑکنے کی زوردار آواز میں نشر کی جاتی ہے۔ زیر علاج مریض کے لئے ابتدائی ایام سوہان روح اور عذاب جان سے کم نہیں ہوتے لیکن رفتہ رفتہ وہ اپنے فوبیا پر قابو پا جاتا ہے اور چند ہفتوں بعد وہ اس سے مکمل نجات حاصل کر لیتا ہے۔

ایک اور طریق علاج

فوبیا کے علاج میں ایک اور طریقے پر بھی عمل کیا جاتا ہے جسے تصور کا نام دیا گیا ہے۔ مریض سے کہا جاتا ہے کہ وہ جس چیز سے خوف کھاتا ہے۔ اس کا تصور ذہن میں لائے اور اس کا مقابلہ کرے۔ یہ طریق کار بے حد طویل اور سست رفتار ہے اور صرف اس صورت حال میں برتا جاتا ہے۔ جب مذکورہ بالا دونوں طریقوں پر کسی وجہ سے عمل کرنا ممکن نہ ہو یا معالج ان کا استعمال مناسب نہ سمجھے۔ مثلاً "ایویا فوبیا" یعنی پرواز کا خوف ایک ایسا مرض ہے جس کا پرواز کے ذریعے علاج بے حد مہنگا ثابت ہوگا۔ اور بیشتر افراد اس کا بار برداشت نہیں کر سکتے چنانچہ مریض سے کہا جاتا ہے کہ

وہ تصور کرے کہ کار میں بیٹھا ائیرپورٹ کی جانب رواں دواں ہے۔ پھر وہ ائیرپورٹ میں داخل ہوتا ہے اور ضابطہ کی کارروائیوں سے گزر کر جہاز میں بیٹھتا ہے۔

اب طیارہ پرواز کر رہا ہے۔

مریض ہوائی جہاز کی کھڑکی سے باہر جھانک رہا ہے۔ طیارہ بلند بالا پہاڑوں پہ بادلوں میں پرواز کر رہا ہے۔ دریا۔ کھیت۔ شہر اور گاؤں اس کے نیچے بکھرے ہوئے بچوں کے کھلونے محسوس ہوتے ہیں۔

اس طریقے پر بار بار عمل کرنے سے کچھ عرصہ بعد موثر نتائج برآمد ہونے لگتے ہیں۔

اضافی ترکیبیں

ڈاکٹر نے بعض اضافی ترکیبیں بھی بتائی ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر مریض اپنے بے جا خوف سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

- باقاعدہ جسمانی ورزش کرے۔
- آہستہ آہستہ اور گہرے سانس لے۔ جب انسان فوبیا کی کیفیت میں ہوتا ہے۔ اس کے سانس کی رفتار میں بہت تیزی آ جاتی ہے جس سے جسم کے کیمیائی عمل میں تبدیلی آتی ہے اور خوف مزید بڑھ جاتا ہے۔
- اپنی زندگی پر کنٹرول رکھے اور فوبیا کا باعث بن سکنے والے مسائل حل کرنے کی خلوص نیت سے کوشش کرے۔ مسائل سے آنکھیں چرانے کی عادت چھوڑ دے اور ہمت سے ان کا سامنا کرے۔
- سوچ کو مثبت دھارے پہ ڈالے۔ جو افراد خود سے کہتے ہیں :-

"میں دنیا کا ناکام ترین شخص تو نہیں۔ میں اپنے خوف پر قابو پا سکتا ہوں"

وہ فوبیا سے محفوظ رہتے ہیں اور اس پر آسانی سے قابو پا سکتے ہیں۔

- قنوطی نقطہ نظر چھوڑ کر جوش اور حوصلہ مندی سے زندگی کے مسائل کا حل ڈھونڈے۔

ہیجان اور اگورا فوبیا

ہیجان کے حملے اکثر و بیشتر تیرہ ۱۳ برس کی عمر سے لے کر پچیس ۲۵ برس کی عمر تک شروع ہوتے ہیں۔ اس حملہ میں مریض شدت سے کانپنے لگتا ہے۔ اور پسینے میں تر بتر ہو جاتا ہے۔ اسے چکر آتے ہیں۔ دل گھبراتا ہے متلی ہوتی ہے اور نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جب یہ حملے کسی خاص وقت۔ صورت حال یا جگہ کے علی الرغم جابجا اور وقت بے وقت ہونے لگیں تو انسان فوبیا کی بدترین قسم "اگورا فوبیا" یعنی کھلے مقامات کے خوف کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسے خوف رہتا ہے کہ کھلے مقامات پر کوئی اس پر حملہ کر دے گا۔ چنانچہ وہ خود کو کمرے میں بند کر لیتا ہے۔ اور تارک الدنیا ہو کر رہ جاتا ہے۔ وہ دیگر انسانوں کے ساتھ میل ملاپ سے سخت گھبراتا ہے۔

ابتداء میں ہیجان کے حملوں کو خطرناک نفسیاتی خرابی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب ماہرین کا نقطہ نظر تبدیل ہو گیا ہے۔ انہوں نے جدید تحقیقات کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسکی وجوہات جسمانی بھی ہو سکتی ہیں کیونکہ اس مرض کی روک تھام میں دواؤں کا استعمال ممکن ہے۔ بلڈ پریشر میں اضافہ۔ وٹامن "بی" کی کمی یا تھائی رائڈ غدود کی خرابی کا اس مرض سے براہ راست تعلق جوڑا گیا ہے۔

اگر آپ بلاوجہ خوف اور فکر کا شکار رہتے ہیں تو آپ فوبیا کا شکار ہو سکتے ہیں خود سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھیے :

- کیا میں ایسی چیز یا صورت حال سے خوف زدہ ہوں جو دوسروں کی نظر میں خطرناک یا خوفناک نہیں ہے؟
- کیا میں جان بوجھ کر ایسی چیز یا صورت حال کا سامنا کرنے سے مسلسل کترا رہا ہوں کیونکہ مجھے اس سے خوف محسوس ہوتا ہے؟

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : مصروفیات صدا سے آگے

کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، ڈنمارک، غانا، نائیجریا گیمبیا، کینیا، تیونس اور شرق اوسط کے بعض ممالک کے علاوہ انڈونیشیا اور ہندوستان سے تشریف لاتے والے ۱۳۷ احباب نے انفرادی اور ۴۰ فیملیز نے اجتماعی ملاقاتوں کا شرف پایا۔ ان ملاقات کرنیوالوں میں سے دو عیسائی، تین سکھ اور چھ غیر از جماعت احباب بھی شامل ہیں۔ جبکہ ان میں دو عرب نوجوان بھی تھے۔ ان ایام میں مختلف جماعتی دفاتر کے ۶۳ عہدیداران نے حضور انور سے دفتری امور کی انجام دہی کے لیے ہدایات کے حصول کے واسطے ملاقاتیں کیں۔ ان میں ایڈیشنل وکلاء برائے تبشیر، تصنیف، مال، اشاعت اور آڈیٹر مرکزی، سیکرٹری تنفیذ کمیٹی جوبلی منصوبہ، سیکرٹری پریس اینڈ پبلیکشن سیل، مینجر الرقیم پریس کے علاوہ امیر صاحب مغربی جرمنی، امیر صاحب برطانیہ، امام صاحب بیت الفضل لندن صدر صاحبہ لجنہ برطانیہ، سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ برطانیہ شامل ہیں۔ ان دنوں صد سالہ جشنِ تشکر کی تقریبات کے سلسلہ میں آڈیو ویڈیو کا ایک الگ شعبہ حضور انور کی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے۔ اس کے کارکنان بھی ہدایات لینے کے لئے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پاتے رہے۔

خطوط

ان ایام میں سینکڑوں صفحات پر مشتمل مرکزی دفاتر اور مشنز سے آمدہ رپورٹس اس کے علاوہ روزانہ اوسطاً ۲۵۰ خطوط حضور انور کی خدمت اقدس میں موصول ہوتے رہے۔ جن میں احباب نے حضور انور اور جماعتِ احمدیہ سے اپنے اخلاص اور محبت کا اظہار اور مختلف مقامی اور عالمی حالات پر تبصرہ کے علاوہ اپنے روزمرّہ کے مسائل پر مشوروں، اعانت اور دعاؤں کی درخواست کی تھی۔ ان خطوط میں بیماروں نے جہاں اپنی بیماریوں کا ذکر کر کے حضور انور سے نسخہ جات اور مشورے طلب کئے تھے وہاں طلباء نے اپنی تعلیم کے سلسلہ میں مدد اور راہنمائی کی درخواست کی تھی نیز احباب نے اپنے کاروباروں میں ترقی اور مقدموں سے رہائی کے لئے دعاؤں اور والدین نے اپنے نومولود بچوں کے ناموں کی تجویز اور

تحریک وقفِ نو کے تحت انہیں خدمت دین کے لئے قبول کرنے کی درخواستیں کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان سب بھائیوں کی مشکلات دور فرمائے اور دین و دنیا کی نعماء عطا فرما کر اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

حضور انور فرداً فرداً ہر خط کا مطالعہ فرما کر احباب کو اپنی قیمتی ہدایات و راہنمائی، مشوروں اور دعاؤں سے نوازتے رہے۔ یہ خطوط چونکہ دنیا کی مختلف زبانوں یعنی اردو۔ انگریزی۔ عربی۔ جرمن۔ انڈونیشین۔ سواحیلی۔ بنگلہ وغیرہ میں ہوتے ہیں۔ اسلئے حضور انور کی زیر ہدایت مختلف حمر یک ان کے جوابات تیار کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ جنہیں بعد ازاں حضور انور کے مبارک دستخطوں سے متعلقہ افراد کو بھجوایا جاتا ہے۔ ڈاک کے ذریعے موصول ہونے والے ان خطوط کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں مرکزِ سلسلہ سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی معرفت اکٹھی ڈاک بھی وقتاً فوقتاً موصول ہوتی رہی اور یوں تقریباً ساڑھے پانچ ہزار خطوط عرصہ زیر رپورٹ میں موصول ہوئے اور بعد کارروائی ان کے جوابات ارسال کئے گئے۔

تحریک وقفِ نو

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت کی پہلی صدی کے آخری دو سالوں میں پیدا ہونے والے بچوں کو نئی صدی کی ضروریاتِ دینیہ پوری کرنے کے لئے وقف کرنے کی بابرکت تحریک فرمائی تھی جسے تحریک وقفِ نو کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت نے اس تحریک کے جواب میں اپنے پیارے آقا کی آواز پر والہانہ انداز میں لبیک کہا۔ اور اب تک اللہ کے فضل سے اکنافِ عالم سے ۱۲۰۰ بچوں کے نام خدمتِ اقدس میں موصول ہو چکے ہیں اور اللہ کے فضل سے ہر روز اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت سے ان بچوں کی درازیٔ عمر کے علاوہ ذہنی، قلبی، اخلاقی اور روحانی ترقیات کے لیے درخواستِ دعا ہے۔

تقریب نکاح

۹ر دسمبر ۱۹۸۸ء کو حضورِ انور نے ایک تقریبِ نکاح میں شرکت فرمائی جو کہ محترمہ امۃ الجمیل قمر صاحبہ بنت مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر اور مکرم شاہد منعیم صاحب مقیم برسٹل کے درمیان طے پایا ہے۔ مکرم امام صاحب بیت الفضل لندن نے بعد نماز مغرب اس نکاح کا اعلان کیا۔ اور حضورِ انور نے ازراہ شفقت مجلس میں رونق افروز ہو کر اجتماعی دُعا میں شرکت فرمائی اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کی۔

دعوت ولیمہ

۴ر دسمبر ۱۹۸۸ء کو حضورِ انور نے ازراہِ شفقت محمود ہال میں مکرم عبدالکریم صاحب ابن مکرم عبدالسلام صاحب درویش قادیان کی دعوتِ ولیمہ میں شرکت فرمائی اور کھانے کے اختتام پر اس شادی کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لیے اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں رشتوں کو چاروں خاندانوں اور سلسلہ کے لیے بابرکت بنائے۔

سچائی میں بڑی طاقت ہے

مظہر قدرت قدرت ثانیہ حضرت مولانا نورالدین فرماتے ہیں :-

اس شخص سے بڑھ کر جرأت و جسارت کس آدمی میں ہو سکتی ہے جس کا قلب ایمان کانشنس غرض تمام قویٰ نفسانی اس کو کلی یقین اور اطمینان دلا دیں کہ تو صادق ہے اب اس اطمینان قلبی کی لازمی خاصیت یہ ہے کہ وہ صادق میں ایک مخصوص فوق العادۃ قوت اور زور پیدا کر دیتا ہے اور اسکے جذبات روحانی میں اس قسم کی شدید و حدید حرارت موجود ہوتی ہے کہ موجودات اور کائنات کے قویٰ طبعی سے کوئی قوت و وجود اس (صادق) کے دل میں ہیبت انگیز مغلوب کرنے والا رعب نہیں ڈال سکتا۔ بلکہ اس کے صدق کا جوش کوہ مقناطیس کی طرح ضعیف مخلوق کے قویٰ کے جہاز کو اپنی طرف متجذب کر لیتا ہے۔ یہی وجدانی اور طبعی دلائل ایسے ہوتے ہیں جو منطق اور فلسفی دلائل سے بڑھ کر دائمی اثر سامعین کے قویٰ پر کرتے ہیں کیونکہ یہ دلائل اس سرچشمہ فطرت (نیچر) سے اخذ کئے جاتے ہیں جو کم و بیش ہر انسان میں ودیعت رکھی گئی ہے اور اسی لئے فطرتِ انسانی اسکے فعل و انفعال پر بہت جلد آمادہ ہو جاتی ہے یہ

اور بات ہے کہ بہت سے قسی القلوب مغشوش الفطرت انسان اس پر کان بھی نہیں دھرتے مگر عموم صحیح المزاج سلیم الفطرت اس بوق کی سریلی پر معنی آواز کی طرف بڑے شوق سے بے اختیار دوڑے چلے جاتے ہیں

اب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن نے بھی اس قسم کے دلائل کو اختیار کیا ہے اور فطرت انسانی کی تسخیر کے لئے ایک عجیب فوق التصور نسخہ ایجاد کیا ہے اور یہ امتیاز و فخر من قبل و ما بعد کسی کتاب کو میسر نہیں آیا اور اس خدائی ترکیب و تدبیر نے جو اثر اسوقت کے عرب کی غیر مہذب عنیود مگر فصیح و سیف اللسان دنیا پر کیا اور جو ویسا ہی اب تک قانون فطرت کے رازدانوں اور دلداروں کے دل پر کر رہا ہے۔ کچھ محتاج بیان نہیں۔

عیسائیوں نے نہایت کامیاب کوششیں قرآن کی اس حقیقت کو چھپانے کے لئے کی ہیں اور چاند پر تھوکنے کے لئے بہت کھینچ تان کر گردنوں کو اٹھایا ہے اور بقول الفرق تیشبت بالحشیش سخت بے سروپا دلیلوں کو اپنا مایہ ناز بنا رکھا ہے۔ کبھی قرآن کے مقابل میں سواطع الالہام۔ مقامات حریری۔ سبعہ معلقہ وغیرہ پیش کرتے ہیں اور کبھی ملٹن ہومر شیکسپیئر کو بلا لاتے ہیں۔

کچھ ضرورت نہیں کہ بار بار ان جوابات کا اعادہ کیا جائے۔ بے شک قرآن فصاحت و بلاغت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ پر ہے اور چونکہ وہ بعینہٖ الفاظ و ترکیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب نبوت پر وحی کیا گیا ہے۔ بالضرور اسے ایسا ہی ہونا چاہیئے مگر قرآن مجید کی الفاظ کی بندش اور عبارت کی فصاحت کی بابت نہیں قرآن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ کوئی کتاب ایسی لاؤ جس میں ایسی روحانی اخلاقی مکمل تعلیم ہو۔ قرآن مجید کا یہ دعویٰ ایسا ہے کہ حقیقتاً اس کا کوئی جواب کسی سے آج تک بن نہیں پڑا۔

(فصل الخطاب)

اعلان

چاندی کی ایک انگوٹھی بیت الاقصیٰ سے جمعہ ۲۳/۱۲/۸۸ کے موقعہ پر ملی ہے جس دوست کی ہو خاکسار سے حاصل کریں۔

(قاضی عزیز احمد انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب

الفضل ۲۹ دسمبر ۱۹۸۸ء میں معیار تعلیم کی پستی کے بارے میں جو خطوط شائع ہوئے ہیں ان کے پیش نظر یہ وضاحت ضروری ہے کہ میں نے جو کچھ لکھا تھا وہ صرف انگریزی کے معیار کے بارے میں تھا۔ میرا تجزیہ مجموعی معیار متعین کرنے کی حد تک نہیں پہنچتا۔ اس ضمن میں مجھے عزیزم م۔ش۔ خالد صاحب کی رائے سے کم و بیش کلی اتفاق ہے۔ میرا خیال تھا کہ انگریزی کی تعلیم کے سلسلے میں براہ راست طریق یعنی انگریزی کو انگریزی ہی میں پڑھانے کا طریق اختیار کرنا چاہیئے یہ درست ہے کہ انگریزی کو ایک آزاد مملکت میں ہمیں ثانوی حیثیت دینی چاہیئے لیکن جب تک انگریزی بین الاقوامی زبان کے طور پر رائج ہے اس وقت تک اس کے معیار سے بے پرواہ نہیں ہونا چاہیئے۔

اس وضاحت کے بعد میں بحیثیت احمدی جیسے اپنے اخبارات و رسائل کے مثالی دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اب یہ دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے کہ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) الفضل کا معیار بلند ہو رہا ہے اور باذوق اور اہل علم دوستوں کو قومی اور ملی مسائل پر اپنے خیالات پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ لاہور

میں نے جب سے ہوش سنبھالی گھر میں الفضل کو دیکھا جب یہ سہ روزہ تھا میرے والد محترم شیخ فضل حق صاحب مجھے یاد ہے کہ ڈیوٹی کے سلسلہ میں کہیں تبدیلی ہونے یا گھر تبدیل کرتے تو سب سے پہلے دفتر الفضل کو نئے ایڈریس کی اطلاع دیتے اور یوں الفضل بلاناغہ ہمیں ملتا رہتا۔ ابا جان کے اسی عمل سے ہمیں بھی الفضل سے ایسا دلی لگاؤ اور انس ہو گیا تھا کہ خواہ کتنے اخبار پڑھنے کو ملتے اگر الفضل نہ ملتا تو ایسا لگتا کہ جیسے آج کچھ پڑھنے کو نہیں ملا۔

جہاں اس قدر قلبی اور ذہنی لگاؤ الفضل کے ساتھ رہا ہو وہاں مسلسل کئی سال اس کا بند رہنا شدید ذہنی و قلبی کرب کا باعث بنا رہا۔ اکثر دعا کے دوران آنسو نکل آتے۔ چند ماہ ہوئے کہ میں نے خواب دیکھی کہ میرا پوتا حامد نصیر دوڑا آیا ہے اور کہتا ہے "لیں دادی ہر وقت یاد کرتی تھیں الفضل پڑھیں" میں الفضل دیکھ کر اچھل پڑتی ہوں میرے آنسو بہنے لگتے ہیں اور الفضل کو لے کر بار بار سینہ سے لگاتی ہوں اور حامد سے پوچھتی ہوں۔ حامد یہ کیسے ہوا یہ اب تو بند نہیں ہوگا؟ وہ جلدی میں ہے باہر میر مسعود صاحب اور کچھ خدام اسی سلسلہ میں کھڑے ہیں حامد کہتا ہے آپ یہ تو پڑھیں کر رہے ہیں اس کا بھی انتظام ، اس کے بعد نومبر کی ۲۷، ۲۸ تاریخ کی درمیانی شب دیکھا کہ گیراج میں ہاکر نے اخبارات ڈالے ہیں میں جاتی ہوں تو تحریک جدید۔ مصباح۔ خالد اور تشحیذ کے ضمیمے ہیں اور ساتھ ہی الفضل ہے ضمیمے چھوڑ کے میں الفضل اٹھا کر چوم لیتی ہوں اور سینے سے لگا کر اندر آکر سب کو کہتی ہوں۔ "دیکھیں الفضل آگیا الفضل آگیا" میرا بیٹا منصور ناصر کہتا ہے امی پڑھ کر مجھے بھی دیں۔ صبح کی اذانیں ہو رہی تھیں آنکھ کھل گئی۔ طبیعت پر اداسی سی چھا گئی ، نماز اور تلاوت کے بعد اداسی دور کرنے کے لئے حضور کی کیسٹ لگا لیں پھر گھریلو امور میں مصروف ہو گئی ۲ بجے طبیعت پھر بوجھل سی ہو گئی اور دوبارہ کیسٹ پر ثاقب صاحب اور اپنے بیٹے اثمار کی نظمیں سننے لگی تو ثریا بیگم جو لجنہ لاہور کی آفس سیکرٹری ہیں آ گئیں وہ میری کیفیت دیکھ کر بولیں تنہائی دور کی جا رہی ہے؟ میں نے کہا نہیں آج پھر الفضل خواب میں دیکھا ہے بیداری کے بعد اداسی نے گھیر لیا وہ اداسی دور کر رہی ہوں۔ ثریا کہنے لگیں کہ سنا ہے الفضل پھر سے شروع ہو رہا ہے آپ کو اطلاع نہیں ملی یہ خبر میرے لئے اسقدر خوش کن تھی کہ میں بول کچھ نہ سکی اور آنسو نکل آئے۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ ابھی اجازت نہیں ہوئی۔ کہ ۳۰ نومبر کو صبح ملازم اخبارات لے کر میرے کمرے میں آیا میں تلاوت کر رہی تھی نظر اٹھائی تو سب سے اوپر الفضل نظر آیا جو میرا پرانا ہاکر ڈال کر گیا تھا۔ بے اختیار الفضل کی طرف ہاتھ اٹھا اور پھر تلاوت میں مصروف ہو گئی تلاوت کے بعد الفضل کو سینے سے لگایا آنسوؤں کے ساتھ سجدہ میں گر گئی اور دعا کی کہ الفضل روزانہ مل رہا ہے خدا کرے کہ یہ نہر مصفیٰ ہمیشہ جاری رہے اور اس کی جدائی کا صدمہ اب خدا ہمیں کبھی بھی نہ دکھائے آمین

درخواست دعا

میرے بھائی مکرم منور احمد صاحب کئی روز سے بیمار ہیں علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں اب پہلے سے افاقہ ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(ناصر احمد۔ کارکن الفضل ربوہ)

صفت رب العلمین کے مظہر اتم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں کے حقوق کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر خیال رکھا کہ فرمایا :-

"کہ جس طرح عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں جو مردوں کو ادا کرنے چاہئیں"

پھر ہر شعبہ زندگی میں عورت کی ترقی کے راستے آپ نے کھولے۔ اسے جائیداد کا مالک قرار دیا۔ اس کے جذبات و احساسات کا خیال رکھا۔ اس کی تعلیم کی نگہداشت کی اس کی تربیت کا حکم دیا اور پھر فیصلہ فرما دیا کہ جس طرح جنت میں مرد کے لئے ترقیات کے غیر متناہی مراتب ہیں اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ترقیات کے غیر متناہی دروازے کھلے ہیں۔

پھر انسانوں میں قوموں ، مذہبوں اور حکومتوں کے تفاوت کی وجہ سے اختلاف ہوتا ہے اور اس اختلاف کے نتیجہ میں کئی دفعہ لڑائیاں ہو جاتی ہیں مگر جہاں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہوتی ہے۔ جہاں کوئی انسان کسی کی پرواہ نہیں کرتا وہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ آواز بلند ہوتی ہے کہ دیکھنا ان کفار میں سے کسی عورت کو نہ مارنا۔ کسی بچے کو نہ مارنا۔ کسی پنڈت یا پادری یا راہب کو قتل نہ کرنا۔ باغات نہ جلانا۔ معبد نہ گرانا۔ پھل دار درخت نہ کاٹنا۔ جھوٹ اور فریب سے کام نہ لینا کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرنا جس نے تمہارے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہوں زخمی کو نہ مارنا۔ کسی کو آگ سے عذاب نہ دینا۔ کفار کا مثلہ نہ کرنا۔ گویا تمثیلی زبان میں اگر ہم ان ہدایات کو بیان کریں تو اس کا نقشہ یوں کھینچا جا سکتا ہے کہ مسلمان ایک لمبے عرصہ تک کفار کے مظالم برداشت کرنے کے بعد جب تلواریں سونت سونت کر کفار پر حملہ آور ہوئے تو وہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مسلمانوں کو کفار سے لڑا رہے تھے کیا دکھائی دیتا ہے دشمنوں کے آگے بھی کھڑے ہیں اور مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں کہ ان پر یہ سختی نہ کرو وہ سختی نہ کرو۔ گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کے لشکر ہی کی کمان نہیں کر رہے تھے بلکہ آپ کفار کے لشکر کی بھی کمان کر رہے تھے اور انہیں بھی مسلمانوں کے حملہ سے بچا رہے تھے۔ پس لڑائیوں میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفت رب العلمین کے مظہر ہونے کا ثبوت نظر آ رہا ہے۔

پھر غلاموں پر بھی آپ نے احسان کیا اور فرمایا کہ جو شخص کسی غلام کو مارتا ہے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور اس کا فدیہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کرے۔ آپ نے فرمایا

"اپنے غلام سے وہ کام نہ لو جو وہ نہیں کر سکتا اور اگر زیادہ کام ہو تو خود ساتھ لگ کر کام کراؤ اور اگر تم اسکے لئے تیار نہیں تو تمہارا کوئی حق نہیں کہ تم اس سے کام لو اسی طرح اگر غلام کے منہ سے کوئی گالی نکل جاتی ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اسے فوراً آزاد کر دو"

غرض مزدور اور آقا کے لحاظ سے بھی آپ نے صفت رب العلمین کا مظہر بن کر دنیا کو دکھا دیا۔ آپ نے ایک طرف مزدور کو کہا کہ اے مزدور تو حلال کما اور محنت سے کام کر اور دوسری طرف آقا سے کہا کہ اے محنت لینے والے تو حد سے زیادہ اس سے کام نہ لے اور اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری اسے دے۔ اسی طرح تجارتوں کے متعلق اور لین دین کے معاملات کے متعلق بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام دیئے بلکہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے متعلق واضح ہدایات دے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان پر احسان نہ فرمایا ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصیبت کے زخم کیلئے مرہم

"یاد رکھو مصیبت کے زخم کیلئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں ہوسکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا"

امراء اضلاع سے ضروری گزارش

تحریک جدید کا سال چونواں ۵۴ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کو اختتام پذیر ہوچکا ہے لیکن ہر ضلع سے کچھ نہ کچھ رقم ہنوز واجب الوصول ہے ۔ گوشوارہ درج ذیل پیش کرتے ہوئے ۔ امراء کرام سے درخواست ہے ۔کہ اپنے ضلع کی جماعتوں کی باقیماندہ وصولی عمل میں لاکر ترسیلِ زر کا اہتمام فرمادیں ۔ضلع وار نظام کے تحت جب بھی کسی ضلع کا اجلاس منعقد فرمایا جائے ۔ تو وکالتِ مال اوّل کو اس کی اطلاع دیکر ممنون فرمایا جائے تاکہ دفتر کی طرف سے قابلِ وصول رقوم کی تفصیل پیش کی جا سکے ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

گوشوارہ قسط اوّل

۱- جھنگ ضلع	۲۴,۴۷۵	۶ - میانوالی ضلع	۱,۹۵
۲- سرگودہا "	۲۱,۶۸۹	۷ - بھکر "	۲,۷۳۰
۳- خوشاب "	۱۲,۰۰۹	۸ - قصور "	۱,۹۹۳
۴- فیصل آباد "	۱۴,۳۲۰	۹ - شیخوپورہ "	۴۲,۰۸۳
۵- ٹوبہ ٹیک سنگھ "	۶,۴۳۱	۱۰ - گوجرانوالہ "	۴۱,۹۲۴

تحریک وقفِ نَو میں شمولیت فرمائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء میں فرمایا۔

"وقفِ کی شدید ضرورت ہے ۔ کیونکہ آئندہ (۱۰۰) سو سالوں میں دینِ حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کیلئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوں ہر طبقۂ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں"

جن والدین کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت اپنے بچے وقفِ نَو میں پیش کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ)

موصی حضرات متوجہ ہوں

① - اگر کسی شخص کی جائیداد یا رقم بطور امانت آپ کے پاس ہو تو دفتر کو بروقت اطلاع دیں تا بعد میں کسی قسم کی کوئی دقت پیش نہ آئے

② - وراثت کے تمام حصوں پر وصیت حاوی ہے۔

③ - آمد سے مراد ہر قسم کی آمد ہے خواہ وہ بچوں کی طرف سے بطور تحفہ کوئی رقم ہو۔

④ - جب بھی نقل مکانی کریں نئے پتہ سے دفتر وصیت کو فوری آگاہ کریں تا دفتر سے آپ کا رابطہ رہے ۔ نیز دفتر وصیت سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر وصیت ضرور لکھا کریں ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

امراء و مربیان و معلمین صاحبان کی توجہ کیلئے

اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ایک تعطل کے بعد جماعت احمدیہ کا ترجمان اخبار "الفضل" کا اجراء ہو چکا ہے ۔

اس تعطل کو جس شدت سے محسوس کیا گیا اب اسی شدت اور جذبہ سے اس کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ کی ضرورت ہے ۔ امراء اور مربیان اپنے اپنے حلقہ میں مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں :-

(۱) اس امر کا تفصیلی جائزہ لیں کہ ان کے ہاں کس قدر الفضل کے خریدار پہلے سے موجود ہیں۔

(۲) مزید کس قدر خریداروں کی گنجائش موجود ہے ۔ اور ان کو مؤثر رنگ میں اخبار کی خریداری کی طرف تحریک کریں ۔

(۳) کوشش فرمائیں کہ کوئی صاحب حیثیت گھرانہ ایسا نہ ہو جہاں الفضل نہ آرہا ہو ۔

(۴) ایسے صاحب حیثیت اور مخیّر احباب جو الفضل ایک سے زائد پرچے جاری کروا سکتے ہوں ان کو تحریک کریں کہ وہ مستحقین کے نام پرچہ جاری کرواکر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں ۔

(۵) جو سالانہ قیمت ادا نہ کرسکتے ہوں وہ خطبہ نمبر ۔ سہ ماہی یا ششماہی چندہ بھی ادا کرکے پرچے لگوائیں۔

(۶) ایسے احباب جن کے عزیز و اقارب بیرون ملک ہیں ان کے نام پرچے جاری کروائیں یا ان کو تحریک کرکے اس کی اشاعت کی طرف توجہ دلائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے (آمین) اور اپنی مساعی سے نظارت ہذا کو مطلع فرماتے رہیں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

سندھ کیلئے خطوط بھجوانے والے

توجہ فرمائیں

پنجاب میں عام طور پر رواج ہے کہ " ڈاکخانہ خاص" یا " خاص ڈ/خ" لکھ دیتے ہیں ، اس بے معنی غلط العام محاورہ کو سندھ والے نہیں سمجھتے ۔ اور کم علم ڈاکیئے اس کو بعض دفعہ ڈاکخانہ کا نام سمجھ لیتے ہیں ۔ لہٰذا براہ کرم سندھ کے خطوط میں " ڈاکخانہ خاص" نہ لکھا جاوے ، جب آپ نے ڈاکخانہ کا نام لکھ دیا تو پھر اس کی ضرورت بھی کیا رہ جاتی ہے ؟ اب پوسٹ کوڈ شروع ہو گئے ہیں ۔ اب ضلع وغیرہ بلکہ سندھ تک کا لفظ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ مثلاً "فرید کلینک ۔ گولارچی ۔ ۷۲۲۲۰" لکھ دینا کافی ہے ، بدین ضلع کی جماعتوں کے کوڈ نمبر یہ ہیں :-

بدین	۷۲۲۰۰
گولارچی	۷۲۲۲۰
ٹنڈو باگو	۷۲۱۲۰
ٹنڈو غلام علی	۷۲۰۵۰
کوٹ احمدیہ	۷۲۰۵۱
صابن دستی	۷۲۰۵۱
خلیفہ قاسم	۷۲۱۳۰
خدا آباد	۷۲۱۲۱
کھوسکی	۷۲۲۶۰

(شیخ نصیر احمد ۔ فرید کلینک گولارچی)
۷۲۲۲۰

دنیا کی محبّت ساری خطاکاریوں کی جڑ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کیلئے

بچوں کا ایک بنیادی مسئلہ

آج کے معاشرے میں انسان ان گنت مسائل کا شکار ہے۔ اور صرف بڑے ہی نہیں بچے بھی مسائل کا شکار ہیں۔ بچوں کے مسائل میں آج کا سب سے بڑا مسئلہ بچوں کی مزدوری کا ہے۔ دنیا میں اس وقت لاکھوں کی تعداد میں بچے محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہیں بین الاقوامی ادارہ محنت (I.L.O) کے ایک اندازے کے مطابق دس کروڑ بچے دنیا میں محنت مزدوری کر رہے ہیں۔ اس دس کروڑ کی بنیادی وجہ بھوک اور غربت بیان کی جاتی ہے۔

بعض بچے اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ زراعت اور گھریلو صنعتوں میں کام کرتے ہیں جبکہ بعض بچے دیگر انڈسٹریز اور فیکٹریوں کے مختلف شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔

ہمارے ملک پاکستان میں بھی بچے قالین سازی اور آٹو ورکشاپ میں کام کرتے نظر آتے ہیں اسی طرح کپڑے کے کارخانوں اور شیشہ بنانے والی فیکٹریوں میں بھی کام کرتے ہیں

غرضیکہ دنیا میں ۱۵ سال سے کم عمر بچوں کی تعداد کا ایک کثیر حصہ وقت سے پہلے عملی زندگی میں قدم رکھ لیتا ہے اس طرح ایک طرف تو بچہ کی خداداد صلاحیتیں پس منظر میں چلی جاتی ہیں اور دوسری طرف وہ اپنے ایک بنیادی حق "تعلیم کا حصول" سے محروم ہو کر معاشرے کے لئے مفید تر وجود ثابت نہیں ہوتا۔ بچوں کا اس طور پر بنیادی حق سے محروم رہ جانا یا انہیں ان کے بنیادی حق سے محروم کر دینا ایک قومی جرم بھی بن جاتا ہے کیونکہ جو اقوام اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کے بارہ میں غفلت و کوتاہی کی مرتکب ہوتی ہیں ان کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے وہ بلندیاں حاصل کرنے کی بجائے پستی کے غار میں گم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو قومی ترقی کے لئے یہ بات از بس ضروری ہے کہ اس کی اگلی نسل کی تعلیم و تربیت کا عمدہ انتظام ہو تاکہ آئندہ آنے والی نسل اعلیٰ تعلیم اور بہترین تربیت حاصل کر کے اپنے سے پہلوں کے جاری کئے ہوئے کام کو سنبھالنے اور ترقی دینے کے قابل ہو سکے

اطفال الاحمدیہ بھی والدین کے سپرد اللہ تعالیٰ کی ایک قیمتی امانت ہے جس کی تعلیم و تربیت اور نگہداشت و حفاظت سے غفلت برت کر ہم سرخرو نہیں ہو سکتے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ تعلیم و تربیت کا بہترین زمانہ بچپن ہی کا زمانہ ہوتا ہے یعنی آغاز سے ۱۵ سال تک کی عمر کا زمانہ۔ اس عمر میں انسان کے دل و دماغ کی تختی بالکل صاف ہوتی ہے جس قسم کا نقش ایک بچے کے دل پر جما دیا جائے بعد کے زمانے میں اس کا مٹانا آسان نہیں ہوتا۔ اور یہی زمانہ حقیقی معنوں میں تعلیم کے حصول کا زمانہ ہے۔ اگر اس دور میں بچے بجائے اس کے کہ تعلیم حاصل کر کے اپنی خداداد صلاحیتوں کو اجاگر کریں اور بہتر تربیت حاصل کر کے قومی ترقی میں ممد ثابت ہوں وہ محنت مزدوری کی طرف مائل ہو جائیں تو یہ ایک بہت بڑا قومی المیہ اور قومی نقصان ہو گا۔

لیبر قوانین کے تحت بچوں کو ملازمت دینا یا انہیں اجرت پر رکھنا قانونی طور پر جرم ہے اور جو ایسا کرتا ہے اسے جرمانہ کی سزا ہو سکتی ہے۔ پاکستان میں بھی لیبر قوانین کے تحت بچوں کی مزدوری کی کسی حد تک روک تھام کی گئی ہے تاہم اس کے باوجود بچوں کی لیبر ختم نہیں کی جا سکی جو ایک افسوسناک پہلو ہے۔

اس مسئلہ کا آخر حل کیا ہے؟ اس کا بنیادی حل تو یہی ہے کہ بچوں کو تعلیم کے میدان میں مصروف رکھا جائے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے کہ ملک کے تمام بچوں کو مفت تعلیمی ضروریات بہم پہنچائی جائیں۔ بانی اطفال الاحمدیہ سیدنا حضرت فضل عمر بھی اس بات پر شدت سے زور دیتے رہے کہ ہر احمدی پڑھنا لکھنا سیکھ جائے۔ پھر جماعت احمدیہ کے تیسرے امام سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ ہر بچہ کم از کم میٹرک تک تعلیم ضرور حاصل کرے اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہر بچہ کے لئے حکومت تعلیمی ضروریات مفت بہم پہنچائے۔ پاکستان کی موجودہ حکومت نے بھی اس امر کی یقین دہانی کروائی ہے کہ بنیادی تعلیم مفت ہو گی اگر ایسا واقعۃً ہو جائے کہ پاکستان کا ہر بچہ کم از کم میٹرک تک بنیادی تعلیم حاصل کر سکے تو پاکستان ترقی کے میدان میں آگے سے آگے بڑھ سکتا ہے۔

ماہنامہ انصاراللہ کی شرح چندہ میں اضافہ

گزشتہ چھ سال سے ماہنامہ انصاراللہ کی شرح چندہ بیس۲۰ روپے سالانہ مقرر ہے ملک میں شدید مہنگائی کی وجہ سے گزشتہ دو تین سال سے ماہنامہ کی شرح چندہ میں اضافہ کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی سلسلہ کے بعض جرائد کے چندہ میں اضافہ ہو بھی گیا مگر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے کوشش کی کہ اسی چندہ میں خریداران کو ماہنامہ مہیا کیا جاتا رہے کہ خریداری میں اضافہ اور بعض مخیر دوستوں کے تعاون سے مجلس اسی شرح میں باقاعدگی سے ماہنامہ مہیا کرتی رہی لیکن امسال کاغذ کی غیر معمولی مہنگائی کی وجہ سے ماہنامہ کی شرح چندہ میں اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے لہذا مجلس مرکزیہ نے یکم جنوری ۱۹۸۹ء سے ماہنامہ کی سالانہ شرح چندہ مبلغ تیس ۳۰ روپے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے دوست مطلع رہیں اور آئندہ نئی شرح کے مطابق ادائیگی فرماویں البتہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء تک پرانی شرح کے مطابق ہی چندہ ادا کیا جا سکے گا۔

(قائد اشاعت مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

بقیہ فوبیا :

اگر مندرجہ بالا دونوں سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو آپ یا تو فوبیا کے مریض ہیں یا اس کا شکار بننے والے ہیں۔ آپ پر ہیجانی کیفیت طاری ہو جائے تو ماہرین نے اس پر قابو پانے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی ہیں جن پر عمل کر کے آپ نارمل زندگی گذارنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

۱۔ تمباکو نوشی سے پرہیز کیجئے نشہ آور منشی اشیاء اور کیفین میں بے حد کمی کر دیجئے۔
۲۔ خوب آرام کیجئے۔
۳۔ لمبے لمبے گہرے سانس لیجئے۔
۴۔ سو تک گنتی گنیئے یا کسی چیز پر اپنی پوری توجہ مرتکز کر دیجئے۔

اس طرح آپ کا ذہن فرضی باتوں سے ہٹ کر حقیقت حال کی طرف مبذول ہو جائے گا۔

"توبہ اور مغفرت سے انکار کرنا درحقیقت انسانی ترقیات کے دروازہ کو بند کرنا ہے" (حضرت اقدس)

الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے
(مینیجر)

لازمی چندہ جات
(چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ)
اور
تزکیہ اموال ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں
(ناظر مال)

الفضل خود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں؛

جدید نسخہ جات کے سیمپلز اور لٹریچر
ڈاکٹرز (ایم بی بی ایس) ہومیوپیتھک ڈاکٹرز اور حکیم حضرات کیلئے خط آنے پر مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۶۰۶/۷۷۱

نرینہ اولاد سے محروم ○ بے اولاد ○ اٹھرا ○ سوکھا ○ گرمی ○ گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان مرحوم
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
۷۶۴۹۷، ۷۴۸۴۴-۴۳۱
برانچیں
اقصیٰ چوک نزد ڈیئر بکس ربوہ
چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس نمبر ۴۹۸ فون ۳۱۰۲۶-۰۶۱
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ کا مطلب

عورت کو گھر کی چار دیواری میں بند کر دینا نہیں ہوتا

حضرت فضل عمر کی خیال افروز تصریحات

"پردہ سے مراد وہ پردہ نہیں جس پر پرانے زمانے میں ہندوستان میں عمل ہوا کرتا تھا اور عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا تھا ...... یہ عورت پر ظلم ہے اسی طرح عورت کو اپنے ساتھ لے کر بشرطیکہ وہ پردہ میں ہو سیر کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

میں نے خود حضرت (مولوی نورالدین صاحب) سے سنا کہ امرتسر کے سٹیشن پر ایک دفعہ حضرت (بانی سلسلہ) حضرت (اماں جان) کو اپنے ساتھ لے کر ٹہل رہے تھے کہ مولوی عبدالکریم صاحب بڑے جوش کی حالت میں میرے پاس آئے اور کہنے لگے مولوی صاحب دیکھئے حضرت صاحب یہاں ٹہل رہے ہیں اور (حضرت اماں جان) ساتھ ہیں آپ جا کر حضرت صاحب کو سمجھائیں کہ یہ مناسب نہیں۔ غیر لوگ سٹیشن پر جمع ہیں اور وہ اعتراض کریں گے۔

حضرت (مولوی نورالدین صاحب) فرماتے تھے کہ میں نے کہا کہ جب آپ کے دل میں ایک اعتراض پیدا ہوا ہے تو آپ خود حضرت صاحب سے اس کا ذکر کریں میں تو نہیں جاتا۔ آخر وہ خود ہی چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد آئے تو انہوں نے سر نیچے ڈالا ہوا تھا۔ میں نے کہا مولوی صاحب کہہ آئے؟ کہنے لگے۔ ہاں میں نے کہا تھا کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ کل ہی سارے اخبارات میں یہ بات چھپ جائیگی اور مخالف اعتراض کریں گے۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے یہ سنا تو آپ نے فرمایا۔ مولوی صاحب وہ کیا لکھیں گے کہ مرزا قادیانی اپنی بیوی کو ساتھ لیکر ٹہل رہا تھا۔ اور اگر وہ یہ بات لکھیں تو اس میں ڈرنے کی کون سی بات ہے

غرض اس وقت پردہ میں اتنی شدت تھی کہ اپنی بیویوں کو بھی ساتھ لیکر پھرنا لوگوں کی نگاہ میں معیوب سمجھا جاتا تھا۔ لیکن حضرت (بانی سلسلہ) اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ آپ آخری دنوں میں جب لاہور میں مقیم تھے تو باقاعدہ حضرت (اماں جان) کو ساتھ لیکر سیر کیا کرتے تھے۔ آپ چونکہ خود بھی بیمار تھے اور اعصاب کی تکلیف تھی اور حضرت (اماں جان) بھی بیمار رہتی تھیں۔ اس لیے جتنک آپ لاہور میں رہے روزانہ فٹن میں بیٹھ کر آپ سیر کے لیے تشریف لے جاتے اور حضرت (اماں جان) بھی آپ کے ساتھ ہوتیں۔ قادیان میں بھی یہی کیفیت تھی۔ حضرت (اماں جان) ہمیشہ سیر کے لیے جاتی تھیں اور اُن کے ساتھ اُنکی سہیلیاں وغیرہ بھی ہوا کرتیں۔

(الازہار صد ۲۱۴-۲۱۵)

"یاد رکھو جب کوئی قوم تباہ ہونے کو آتی ہے تو پہلے اس میں جہالت پیدا ہوتی ہے اور وہ دین جو انہیں سکھایا گیا تھا اسے بھول جاتے ہیں جب جہالت پیدا ہوتی ہے تو اس کے بعد یہ مصیبت اور بلا آتی ہے کہ اس قوم میں تقویٰ نہیں رہتا اور اس میں فسق و فجور اور ہر قسم کی بدکرداری شروع ہو جاتی ہے اور آخر اللہ تعالےٰ کا غضب ایسی قوم کو ہلاک کر دیتا ہے کیونکہ تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۸ صد ۳۰۲ صد ۳۰۳)

خبروں کا پس منظر

اسلام آباد میں چوتھی سارک کانفرنس کا انعقاد ۲۹ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک ہو رہا ہے۔ سارک جنوبی ایشیا کے سات ملکوں کے آپس میں تعاون کی علامت ہے۔ یہ ملک پاکستان۔ ہندوستان۔ بنگلہ دیش۔ بھوٹان نیپال۔ سری لنکا اور مالدیپ ہیں۔ سارک کا نظریہ بنگلہ دیش کے ایک سابق صدر ضیاء الرحمٰن نے پیش کیا تھا اور اس کی عملی صورت کے لئے بھی صدر ضیاء الرحمٰن ہی نے سب سے زیادہ تگ و دو کی تھی۔ مقصد اس تعاون کا یہ ہے کہ ان ممالک کو مختلف شعبوں میں اشتراک کے ذریعہ مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے۔ اس اشتراک کی بنیادی بات یہ بھی ہے کہ اگر اس میں کسی دو ملکوں کا یا ــــ دو سے زیادہ کا ــــ کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو سارک ہی کی سٹیج کو اس کے حل کے لئے استعمال کیا جائے۔ جو لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے قائل ہیں وہ تو سمجھتے ہیں کہ ان ممالک نے آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے میں کوئی پیش رفت نہیں کی۔ لیکن جو لوگ حقائق کو پرکھتے ہیں اور ان کی بنیاد پر اپنے تبصرہ کو کھرا کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ بین المملکتی تعلقات اتنے قلیل عرصہ میں مکمل طور پر تو استوار نہیں ہو سکتے۔ وقت لگتا ہے۔ اور وقت ہی ان تعلقات کی درستی میں اہم ترین عنصر ہوتا ہے۔

ان ممالک کے تعلقات یقیناً بہتری کی راہ پر گامزن ہیں۔ ایک دوسرے کے قریب سے قریب تر آرہے ہیں۔ سب سے زیادہ تو ہندوستان اور پاکستان ہی کے تعلقات کا ذکر ہوتا ہے نا۔ لیکن اب دیکھئے کہ وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو اور وزیراعظم راجیو گاندھی کے کیسے دل خوش کن بیانات آرہے ہیں۔ خدا نے چاہا تو ان دونوں ملکوں کے تعلقات اور دیگر ممالک کے تعلقات بھی آہستہ آہستہ بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔

اسلام آباد میں چوتھی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں پاکستان نے نہایت خلوصِ دل سے تسلی بخش طور پر سیکورٹی کے انتظامات کئے ہیں۔ خدا کرے کہ اس کانفرنس کے نتائج سب کے لئے یکساں مفید ثابت ہوں۔

خبریں

● ممتاز صحافی ظہور عالم شہید جو تحریک پاکستان کے بھی معروف کارکن تھے وفات پا گئے ہیں۔ ظہور عالم شہید صاحب نے متعدد اخبارات میں بھی کام کیا اور اپنے بھی اخبارات جاری کئے۔ مرنجاں مرنج انسان تھے۔

صحافیوں میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

دیگر اصحاب کے علاوہ صدر محترم غلام اسحٰق خان صاحب نے بھی تعزیت کا پیغام مرحوم کے خاندان کو بھیجا اور ان کی دلجوئی کی۔

مرحوم کے خاندان سے تعزیت کرتے ہوئے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور ہر قدم پر انکی راہنمائی فرمائے۔

● جناب فاروق لغاری اور افتخار گیلانی نے وفاقی وزیر کی حیثیت سے حلف اٹھالیا۔ صدر غلام اسحٰق خان نے ان سے حلف لیا۔ اس موقعہ پر وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو بھی موجود تھیں۔

کراچی کے احباب کیلئے

اخبار الفضل کے اجراء اور چندہ الفضل کی ادائیگی کے لیے ہر جمعہ کو

احمدیہ ہال

میں مکرم عبدالرشید سماٹری نمائندہ کراچی سے رابطہ قائم کریں۔

(مینیجر الفضل)

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) ربوہ

فون دفتر: ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

ہمارے موسم سرما کے اوقات کار

صبح ۸-۳۰ بجے تا ۱-۰۰ بجے دوپہر

شام ۳-۰۰ بجے تا ۷-۳۰ بجے رات

ایاز میڈیکل ہال رحمت بازار ربوہ فون: ۳۰۴ رہائش ۵۰۴

تشنج اور برسیم سے ہونے والا

جانوروں کا اپھارہ

نیز ہر کو، گل گھوٹو، منہ کھر، کناد (خونی پیشاب)

زہر باد، تھنوں کی سوزش، کمی دودھ۔ واہ۔ ٹک وغیرہ کے کامیاب نسخوں پر مشتمل لٹریچر ۳/ کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر منگوائیں

کیور ہومیو پیتھک کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

فون ۷۷۱/۶۰۶